## سوال

میں تیئس سالہ لڑکی ہوں اور پندرہ برس سے اپنی والدہ کے ساتھ جرمنی میں رہائش پذیر ہوں ، والدین میں طلاق کے بعد ایک برس قبل میری والدہ اور بھائی نے مجھے ایک شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا، والدہ کا دعوی تھا کہ وہ شخص بہت مجبور ہے اور معاونت کا محتاج ہے ، والدہ کے اصرار اور ہر وقت ناراضگی کی دھمکی سن کر میرے لیے اسے قبول کرنے کے علاوہ کوئی اختیار باقی نہ رہا کیونکہ بھائی نے بھی میری مسؤلیت ختم کرنے کا کہہ دیا تھا میری والدہ اپنے ہر معاملے کو دین کہہ کر صحیح قرار دیتی ، جرمنی کی عدالت میں یہ عقد نکاح ہوگیا اور میں نے اس شخص کو صرف عقد نکاح کے وقت ہی دیکھا ہے اس کے بعد نہیں ، کیونکہ اس طرح جرمنی کی نیشنلٹی حاصل ہو سکتی ہے ، دو برس کے بعد کئی ایک کوشش کرنے کے بعد میں نے والدہ کو طلاق لینے کا معاملہ شروع کرنے پر تیار کیا ، وہ شخص آج جرمنی میں رہنے پر قادر ہے طلاق پر راضی موافق ہوگیا جیسا کہ شروع سے ہی میری والدہ کے ساتھ متفق تھا میرا سوال یہ ہے کہ : کیا میرے ذمہ مطلقہ کی عدت ہے اور میں اپنے اس گناہ کا کفارہ کس طرح ادا کروں ، میں بہت پریشان ہوں ، کیونکہ میرے لیے ایک نوجوان کا رشتہ آیا ہے اور اگر میں اسے اپنے مطلقہ ہونے کا بتاتی ہوں تو وہ مجھ سے دور ہو جائیگا ، اور اگر نہ بتاؤں تو میں اسے دھوکہ میں رکھوں گی ، مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا ، پھر یہ کہ میں اس کے لیے کب حلال ہونگی آیا باطل شادی سے طلاق کے بعد یا کہ اس سے قبل ؟

## جواب

الحمدللہ

اول :

کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کو ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرے جس سے وہ رغبت نہیں رکھتی ، اور وہ عقد جس سے یہ ثابت ہو کہ بالغ عورت کا اس کے ارادہ کے بغیر نکاح کیا گیا ہے وہ بعض علماء کے ہاں باطل ہے ، اور دوسرے علماء کے ہاں اس کو تسلیم کر لینے پر موقوف ہے ، بہر حال بالغ عورت کو شادی پر مجبور کرنا جائز نہیں

ہمارے خیال میں آپ چھوٹی نہیں کہ آپ کی شادی کے معاملہ پر آپ کی والدہ اور آپ کا بھائی کنٹرول کریں ، آپ کو چاہیے تھا کہ آپ ان کے سامنے کھڑے ہو جاتیں اور اس طرح کی شادی پر اعتراض کرتیں ، اور خاص کر آپ ایسے ملک میں ہیں جہاں کی حکومت کا دعوی ہے کہ وہ عورت کی مدد کرتے ہیں !

دوم :

کافر حکومتوں کی عدالتوں میں جو عقد ہوتے ہیں وہ باطل ہو سکتے ہیں اور صحیح بھی ، اگر تو اس سے پہلے شرعی عقد ہوا ہو جو ایجاب و قبول اور ولی کی موافقت اور دو گواہ کی موجودگی میں اور نکاح کا اعلان ہوا ہو تو ان عدالتوں کے سامنے یہ عقد توثیق اور ثبوت کے لیے ہے ، اور اگر عدالت کے عقد سے قبل شرعی عقد نکاح نہیں ہوا تو اس عقد کی کوئی قیمت نہیں ، اور نہ ہی اس پر احکام مرتب ہونگے کیونکہ یہ عقد باطل ہے

سوم :

کافر حکومتوں میں کچھ عقد ایسے بھی ہیں جو عفت و عصمت اور ستر پوشی اور گھرانہ قائم کرنے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ان کا مقصد اور غرض و غایت صرف جنسی معاملہ ہوتا ہے ! اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شادی ایک اللہ کا کلمہ ہے اور پختہ وعدہ اور میثاق ہے ، ان عقود کی توہین نہیں کرنی چاہیے ، اور نہ ہی اس کو کھلواڑ بنایا جائے

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کاغذی عقد یا شکلی عقد اگر شرعی طریقہ پر مکمل ہو تو اس پر شرعی آثار مرتب ہوتے ہیں یعنی اس میں مہر بھی ہوگا اور عدت وغیرہ بھی، لیکن اگر وہ شرعی احکام اور شروط کے مطابق نہیں تو ان پر شرعی آثار مرتب نہیں ہونگے، اور گناہ ضرور ہوگا

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ہم چند مصری جوان ہیں لیکن ہالینڈ میں رہتے ہیں، ہم ایک مسئلہ میں اسلامی حکم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بعض مسلمان نوجوان جو شادی کے لیے کسی یورپی لڑکی یا پھر اجنبی عورتوں سے شادی کرتے ہیں جن کے پاس رہائش پرمٹ ہوتا ہے تاکہ ہالینڈ میں رہائش پرمٹ حاصل کیا جاسکے، یہ علم میں رہے کہ یہ شادی صوری ہوتی ہے یعنی صرف کاغذی طور پر ہی جیسا کہ کہا جاتا ہے یعنی وہ عورت کے ساتھ نہیں رہتا اور نہ ہی وہ عورت اس کے ساتھ بیوی کی طرح رہتی ہے، بلکہ صرف حکومتی اداروں میں جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو گواہ ہوتے ہیں اس طرح عقد نکاح کی تصدیق ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد ہر کوئی اپنی راہ لیتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" عقد نکاح ان عقود میں شامل ہوتا ہے جن کی اللہ سبحانہ وتعالی عظیم الشان ہونے کی بنا پر تاکید کی اور جسے "یثاق غلیظ" کا نام دیا ہے، اس لیے عقد نکاح کو صرف رہائش پرمٹ حاصل کرنے کا سہارا اور غیر حقیقی نہیں بنانا چاہیے

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ صالح الفوزان

الشیخ عبدالعزیز آل شیخ

الشیخ بکر ابوزید

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18/98-99).

ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا والد موجود اور زندہ ہے اور اس حالت میں وہ آپ کی شادی میں آپ کا ولی ہے، چاہے اس نے آپ کی والدہ کو طلاق بھی دے رکھی ہے، آپ کے والد کے ہوتے ہوئے آپ کا بھائی آپ کا ولی نہیں بن سکتا، اس لیے اگر تو آپ کی شادی آپ کے والد کی موافقت اور دو گواہوں کی موجودگی اور آپ کی رضامندی سے ہوئی ہے تو یہ عقد شرعی ہے اور اس پر شرعی آثار مرتب ہونگے، چاہے یہ اس کے ساتھ نہ رہنے کے لیے بھی ہوا ہے؛ کیونکہ اس حالت میں اس کا واقع ہونا شرعی طور پر پورے ارکان اور شروط کے ساتھ ہے، اس لیے آپ کا کسی اور کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں، الا یہ کہ آپ پہلے طلاق حاصل کریں، اور آپ کی عدت ختم ہو جائے

لیکن اگر یہ عقد نکاح صرف سرکاری اداروں میں آپ کی موافقت کے بغیر یا آپ کے والد کی موافقت کے بغیر ہوا ہے تو یہ عقد غیر شرعی ہے، اور اس پر شرعی آثار مرتب نہیں ہوتے، اور نہ ہی طلاق حاصل کرنے کی ضرورت ہے، مگر یہ کہ آپ سرکاری کاغذات میں اس شخص کی بیوی ہیں، اس لیے طلاق لیں، اس لیے نہیں کہ آپ اس کی شرعی بیوی ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اس غلط نکاح میں جس نے بھی معاونت کی ہے وہ بھی گنہگار رہے، کیونکہ اس میں شرعی عقد کی توہین کی گئی ہے اور اسے کھلواڑ بنایا گیا ہے

خلاصہ یہ ہوا کہ : آپ کے لیے نئی شادی کرنے میں کم از کم احتیاط ضروری ہے، اور آپ نیا نکاح کرنے سے قبل پہلے سے طلاق حاصل کر لیں، اور آپ کے لیے نیا نکاح اور شادی صرف پہلے سے طلاق لینے کے بعد کرنا ممکن ہے اور اس میں عدت کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی ان دونوں شادیوں کے درمیان کوئی فاصلہ درکار ہے

اور رہا مسئلہ کہ آپ کا اپنے نئے خاوند یعنی منگیتر کو اس کے متعلق بتانا اگر تو آپ کا غالب گمان ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے متعلق اسے کوئی علم نہیں تو ہم آپ کو اسے بتانے کی نصیحت نہیں کرتے ، بلکہ آپ اس سے شادی کر لیں گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں

اور اگر آپ خیال کرتی ہیں کہ اسے اس کا علم ہو جائیگا تو اسے پہلے ہی بتانا افضل اور بہتر ہے ، اور پھر دل تو اللہ کے ہاتھوں میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں گھما دیتا ہے ، آپ اپنے پروردگار سے مدد مانگیں کہ اگر اس سے شادی کرنے میں بہتری اور بھلائی ہے تو وہ اس کے دل کو آپ کی جانب پھیر دے

**واللہ اعلم.**